حافظ محمد ظہور الحق ظہور (اسلام آباد)

اقلیم نبوت و کشور رسالت کے آخری تاجدار

جب چمنستان دہر پر کفر و شرک کی باد سموم چل رہی تھی۔
جب صداقت و امانت کے پھول مرجھا چکے تھے۔
جب توحید باری تعالیٰ کے میٹھے نغمات الاپنے والے عنادل کی جگہ نجاست شرک سے ملوث زاغ و زغن نے لے لی تھی۔
جب شفقت و رحمت، اخوت اور ہمدردی کے چشمے سوکھ چکے تھے
جب ظلم و ستم اور جور و جفا کی آندھیاں چل رہی تھیں۔
جب قتل و غارت کے بازار گرم تھے۔
جب حقیقی باپ کے ہاتھوں زندہ در گور ہونے والی معصوم بچیوں کی آہ و زاری، گریہ فریاد، چیخ و پکار اور رحم و کرم کی استدعا گونج کر فضا میں رہ جاتی تھی۔
جب ضعیفوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کا کوئی پرسان حال و غمگسار نہ تھا۔
جب غلاموں اور محکوموں پر ظلم و ستم کی مشق کی جاتی تھی۔
جب خادموں اور لونڈیوں پر سختیوں کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔
جب انسانی حقوق پامال ہو رہے تھے، اور عزت و ناموس خاک میں مل چکے تھے۔
جب انسانی عفت اور عصمت پر دن دہاڑے ڈاکے ڈالے جاتے تھے۔
جب شرم و حیا، غیرت و حمیت، بے حیائی اور بے غیرتی سے بدل چکے تھے۔
جب خدا کی مقدس زمین فواحش و منکرات، عصیان و طغیان، فسق و فجور کی نجاستوں سے بھر چکی تھی۔
جب وحی آسمانی اور تعلیمات ربانی کی ایک ایک کرن اور رحمت باری تعالیٰ کی ایک ایک بوند کو کائنات ترس رہی تھی۔
اس وقت رحمت حق جوش میں آئی، سیدنا ابراہیم و اسمٰعیل علیہم السلام کی دعاؤں کا نتیجہ، سیدنا موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی بشارتوں کی تصدیق، اقلیم نبوت کے آخری تاجدار، براق برق رفتار کے یکتا شہسوار امام الانبیاء محبوب کبریا سید اولاد آدم، فخر کائنات کامل العبودیت، رحمت اللعالمین خاتم النبیین صاحب خلق عظیم، فخر الاوّلین والآخرین خیر البشر سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ کے گھر، سیدہ آمنہ کی نورانی گود میں ۱۲ ربیع الاوّل (مع اختلاف روایات) مطابق ۲۲، اپریل ۵۷۱ء کی صبح سعادت کو مکہ مکرمہ کی مقدس و متبرک سرزمین پر بروز پیر سراج منیر و بشیر و نذیر بن کر چمکے۔ اس صبح سعادت کے پھوٹنے اور آفتاب رسالت کے طلوع کا غلغلہ برپا ہونے سے کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کافور ہو گئے، ظلم و ستم اور جور و جفا کے بادل چھٹ گئے۔ اس شمس ہدایت کی عالم افروزی سے سیاہ و سنسان قلوب و اذہان روشن ہو

گئے۔ اور گلستان عالم میں از سر نو ایک تازہ بہار آ گئی۔

دنیا کا ذرہ ذرہ خوشی سے چمک اٹھا
جس دن ہوئی ظہور ولادت رسول کی

اس رسول برحق کی تشریف آوری سے فرش سے عرش تک رحمت و برکات ربانی کا نزول ہوا۔ جس نے عابد و معبود، خالق و مخلوق کا رشتہ جوڑا۔ جس نے شرک و بدعت اور کفر و ضلالت کے نظام باطل کو درہم برہم کر دیا۔

وہم کی ہر زنجیر کو توڑا
رشتہ ایک خدا سے جوڑا
شرک کی محفل کر دی برہم
صلی اللہ علیہ وسلم

(ظفر علی خان)

وہ بیمار دنیا کے لئے ابدی صحت اور ہر علت و مرض کے لئے شفا لایا۔ اس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منظم پروگرام سے ہر نیکی اور بھلائی کے دروازے کھول دیئے۔ اس کی شریعت غرا نے تمام سابق شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ جس کے ذکر گرامی و نام نامی محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات و برکات سے صحف اُولیٰ، صحف ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کے صفحات مزین تھے۔

اس نے اللہ واحد و قہار کی الوہیت کا اعلان کر کے تمام دنیا کی گردن سے غیروں کی پرستش اور بندگی کا جوڑا اتار پھینکا۔ اس آفتاب عالم تاب کی پھوٹی ہوئی صداقت و عدالت اور سخاوت و حیا و شجاعت کی سنہری کرنوں نے بھی خاک کے ذروں میں خورشید جیسی درخشانی پیدا کر دی۔

اس نے جہالت و توہمات اور ظنون و شکوک کی ظلمات میں ٹھوکریں کھانے والوں کو زیور علم سے آراستہ و متجلی اور اخلاق حسنہ سے پیراستہ و متجلی کر کے ارتقاء کے مسند اعلیٰ پر متمکن کر دیا۔

اس نے لا تقربوا الزنی انہ کان فاحشہ (تم زنا کے قریب بھی مت بھٹکو، بیشک وہ بے حیائی ہے) کا آرڈر سنا کر زنا کاری اور بے حیائی کے اڈے اٹھا دیئے۔

اس نے ان الذین یا کلون اموال الیتامی (بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے اور برتتے ہیں وہ اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہوں گے) کی وعید سے یتیموں کے اموال و حقوق کو محفوظ کر ڈالا۔

جس نے بنی نوع انسان کو پہلی بار یہ کلام بھی پہنچایا کہ "اے لوگو: ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو"

اس نے سفید و سیاہ، غلام و آقا، امیر و غریب اور عربی و عجمی کی تمیز ختم کر دی اور تقویٰ و پرہیز گاری کو تمام شرافتوں اور بزرگیوں کا سر چشمہ قرار دیا۔

اس محسن اعظم، سراپا رحمت محبوب کبریا کا عشق و محبت و ارادت ہمارے ایمان کی جان ہے او آپ کی اطاعت ہم پر فرض۔ اس صاحب خلق عظیم کی یاد، دنیا و آخرت کا قیمتی سرمایہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت سے لے کر وفات حسرت آیات زندگی کے ہر شعبے کے صحیح حالات و واقعات اور آپ کے اقوال، افعال اور کرامات و معجزات کے تذکار پر رحمت پرور دگار کا نزول ہوتا ہے۔ آپ کے عشق و محبت میں جان دینے اور آپ کی عزت و ناموس کی خاطر کٹ مرنے کا نام اسلام ہے۔

ہر انسان کی زندگی کے وہ لمحات قابل قدر ہیں۔ جو آپ کی یاد میں گذریں۔ وہی قطرات اشک لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی ہیں جو آپ کی والہانہ محبت میں آنکھوں سے ٹپکیں۔ وہی سیم و زر اور دولت و مال کام کے ہیں جو آپ کی شریعت بیضا و سنت مقدس کی اشاعت کے لئے صرف کئے جائیں۔

فرزندان توحید کا یہ فرض ہے کہ وہ آنحضرت کی مقدس زندگی کے حالات معلوم کریں اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ آپ کی سنت کی اتباع کریں۔ آپ کی اتباع و اطاعت ہی آپ کی سچی محبت کا معیار ہے اور تمام بدعات، محدثات، جن کا شریعت محمدی میں ثبوت نہ ہو اور جس عمل پر آقائے نامدار کی مہر تصدیق نہ لگی ہو سے بچنا ہی اصلی محبت کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی اور دوامی محبت سے رب العلمین ہمارے ایمانوں کو کامل فرمائے اور آپ کی سنت و شریعت کی خلاف ورزی سے محفوظ رکھے!

وآخردعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

بقیہ از ص 17

دوست بن گئے۔ جنگل کے باسی انکی مثالیں دیتے تھے۔ رشک کی انتہا تھی۔ چاروں ہر روز اکٹھے باہر نکلتے گھومتے پھرتے، شکار کرتے خوراک حاصل کرتے، اکٹھے بیٹھ کر کھاتے انکا آپسی اتحاد مثالی تھا۔ ایک دن اچانک ببر شیر کی ان پر نظر پڑی۔ اس نے سب کچھ سن رکھا تھا مگر ملاقات اب ہو رہی تھی پوچھا تم کون ہو۔ تمہارے نام کیا کیا ہیں۔ یہاں کیوں آئے ہو۔ ایک بولا میرا نام کچھوا خاں ہے۔ دوسرے نے کہا میں سردار بگلا خاں ہوں۔ تیسرے نے جواب دیا مجھے نواب سانپ خاں کہتے ہیں چوتھا گویا ہوا میرا نام چودھری بندر خاں ہے۔ ہم سب اپنے قبیلوں کے سردار ہیں۔ شہنشاہ نخلستان بڑا زیرک اور دور اندیش تھا۔ یہ تعارف سن کر لب کشا ہوا "ارے سنو! جس گھر میں سب خان ہوں وہ جلدی اجڑ جاتا ہے"۔ حقیقت نفس الامری یہی ہے کہ ہم کسی نہ کسی صورت خانوں کی "زگ زیگ" میں جکڑے ہوئے ہیں جو ہمیں باون برس پیشتر حاصل ہونیوالی آزادی کے ثمرات سے محروم رکھے ہوئے ہے۔ اس سب کچھ کے باوصف ان پیکران کرم ، ریا کے دام ہمرنگ زمیں میں جان بوجھ کر پھنسے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے تو۔

کچھ ہمیں بھی اختیار کار ہونا چاہیے
کچھ ہمیں بھی صاحب کردار ہونا چاہیے